بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی احکامات بہت مشکل ہیں تو غیر مسلم شخص اسلام کیوں قبول کرے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سلام ایسا لگتا ہے جیسے بڑی مشقت والا دین ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا اور وضو کرنے جیسے معاملات بہت مشکل ہیں اور یہ غیر مسلموں کو قبول اسلام سے روکتے ہیں۔

جواب

دِین میں آسانی کا مفہوم اور مطلب کیا؟

اولا دین میں آسانی کا مفہوم سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اسلام صرف کلمہ پڑھ لینے کا نام نہیں ہے، بلکہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس کی تعلیمات کا دائرہ بہت وسیع اور جامع ہے۔ اسلام میں عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاملات، حلال وحرام، آدابِ زندگی اور دیگر بہت سے شعبوں کے متعلق تفصیلی ہدایات اور احکام موجود ہیں اور ان احکام میں لوگوں کے اَحوال اور ان کی طبیعتوں کا خیال رکھا گیا ہے، اِسی لیے احکام نافذ کرنے میں لوگوں کی حالت اور قدرت وطاقت کی بہت رعایت کی گئی ہے، یعنی شریعت میں کسی کام کا مکلف اور پابند ہونا استطاعت کے ساتھ مشروط ہے۔ (جیساکہ آسانی کی تفصیل ذیل میں آ رہی ہے۔) اب اگر کوئی دین میں آسانی سے مُراد ہی یہ لے کہ دِین سیکھنا کوئی ضَروری نہیں، جس کا جیسے دل کرے، وہ ویسے عمل کرلے، تو یہ آسانی نہیں، بلکہ مَن مانی والی بات ہے۔ جب بنیاد ہی یہ ہے کہ دین اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کی تفصیلات بیان کرنے کے لیے قرآن کریم میں کم وبیش 500 آیاتِ مبارکہ صرف اَحکامات سے متعلق نازل ہوئیں اور دیگر ہزاروں آیات عقائد واخلاق کے متعلق ہیں اور یہی معاملہ پیغمبرِ اسلام، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ہے کہ ہزاروں اَحادیثِ طیبہ میں کثیر با کثیر عقائد واخلاق واَحکام ومَسائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ تمام چیزیں مل کر ایک قانون اور ضابطہ حیات مرتب کرتی ہیں۔

اب اگر قاعدہ اور قانون کے مطابق چلنے کو مشکل کہا جائے، تو عرض یہ ہے کہ ہر چیز کے کچھ نہ کچھ اُصول وضَوابط ضرور ہوتے ہیں۔ قوانین انسان کو معقول ومہذب بناتے ہیں، ضابطے ہی جنگل کی وحشت اور انسانی معاشرے کی معقولیت میں فرق کی نشانی ہوتے ہیں۔ قاعدے، قانون کے مطابق چلنا دنیا کا دستور ہے۔ کوئی بھی شخص جو صاحبِ عقل ہو اور فہم ودانش رکھتا ہو، وہ دنیوی اور معاشرتی قوانین، خواہ وہ ملکی ہوں یا عالمی سطح یا کسی نچلی سطح کے ہوں، کو بھی فضول، بے جا اور بے مقصد پابندیاں یا مشکلات نہیں کہے گا۔ اگر کوئی شخص ایسا کہے اور آسانی کا مطلب یہی نکالے کہ ہر اعتبار سے کھلی آزادی مل جائے، بندہ مادر پدر آزاد ہو جائے، تو اسے یہی کہا جائے گا کہ جناب مَن! آپ جس چیز کی بات کر رہے ہیں وہ انسانوں کا نہیں، بلکہ جنگل کا قانون ہے، جہاں کوئی قاعدہ، قانون اور ضابطہ

نہیں ہوتا، بلکہ ہر کوئی اپنی طاقت کے مطابق دوسروں پر حاوی ہو رہا ہوتا ہے، جس کی طاقت، اس کی مرضی، جس کی جہاں چلتی ہے، وہ چلا لے۔ انسانی معاشرہ میں تو حدود وقیود ہیں، ضابطے اور پابندیاں ہیں۔ یہ ضابطے ہی تو انسانیت کی دلیل ہیں۔ لہٰذا جب کسی ملک، ادارے یا معاشرے کا نظام صحیح طریقے سے چلانے کے لیے انسانوں کا ہزاروں قوانین بنانا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے، تو جو رب العالمین تمام انسانوں کا خالق و مالک اور احکم الحاکمین ہے، وہ انسانوں کی بھلائی اور انہیں اچھا انسان بنانے کے لیے پوری زندگی کے لیے ہدایات کیوں نہیں دے گا؟ اور جب وہ خالق و مالک ہے، تو وہ ہر ایک کی طاقت و بساط بھی جانتا ہے، لہٰذا اس نے ہر ایک کو اس کی وسعت کے مطابق ہی پابند کیا ہے۔

دینِ اسلام دینِ یُسر یعنی آسانی والا دین ہے۔ یہ جملہ مشہور ہے کہ "دین پر عمل کرنا یا دین پر چلنا بہت مشکل ہے، کیونکہ اسلام بڑی مشقت والا دین ہے۔" یونہی جب لوگوں کو اسلامی احکام سے آگاہی دی جاتی ہے، تو بعض یوں کہتے ہیں کہ "دین پر عمل کرنا مولانا لوگوں کا کام ہے، ہم گناہ گار اور دنیا دار کہاں عمل کر سکتے ہیں۔" بعض لوگ معاذ اللہ یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "دین تو آسان ہے مگر علما اور مولویوں نے مشکل کر دیا ہے۔" یہ جملہ بھی در حقیقت دین اسلام پر ہی اعتراض کرنے کے لیے کہا جاتا ہے، مگر یہاں نام نہاد مسلمان براہِ راست اسلام پر حرف نہیں اٹھاتے، بلکہ دین داروں کی آڑ میں دین ہی کو برا کہہ رہے ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے بنیادی طور پر یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی دینِ اسلام مشکل ہے، یا یہ ایک پروپیگنڈا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دینِ اسلام ہرگز مشکل نہیں، یہ کہنے والا یا تو لاعلمی اور غلط فہمی کی بنیاد پر ایسا کہہ رہا ہوتا ہے یا اس کا سبب بغض و عناد اور دل میں چھپی نفرت ہے، اس کے علاوہ تیسری بات نہیں ہو سکتی، کیونکہ دینِ اسلام تو بہت آسانی والا دین ہے، قدم قدم پر آسانی کی مثالیں نظر آتی ہیں، جس قدر دین اسلام میں آسانیاں بیان کی گئیں، کسی شریعت میں اتنی آسانیاں نہیں، چنانچہ قرآن نازل کرنے والے مہربان، رحمت والے خدا نے بے شمار مقامات پر قرآن میں اس بات کو بیان فرمایا اور پیغمبرِ اسلام، رحمۃ للعالمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے احادیث طیبہ میں کئی مقامات پر اس آسانی کو بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ وَ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا﴾ ترجمۂ کنز العرفان: "اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔" (القرآن الکریم، پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 28) رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَ لَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔" (القرآن الکریم، پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 185)

رسول رحمت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "إن الدين يسر، ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه" ترجمہ: بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اُس پر دین غالب آجائے گا۔ (الصحیح البخاری، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 67، مطبوعہ لاھور) اور مسند احمد میں ہے: "إن عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ: لتعلم يهود أن في ديننا فسحة، إني أرسلت بحنيفية سمحة" ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ

صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہودی یہ بات جان لیں کہ ہمارے دین میں وُسعت ہے، بے شک میں حنیف (ہر باطل سے جدا) اور آسانی والے دین کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ (مسند احمد، جلد 41، صفحہ 349، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دین اسلام مشقت والا دین نہیں:

بے شمار آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ میں اس بات کو بڑے واضح انداز میں بیان کیا گیا کہ دین میں زور زبردستی، مشقت اور تنگی نہیں، بلکہ دینِ اسلام ہر فرد کو اس کی وسعت و طاقت اور استطاعت کے مطابق ہی مکلف اور احکام کا پابند کرتا ہے، چند آیاتِ قرآنیہ ملاحظہ کیجیے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 286) ایک مقام پر فرمایا: ﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔ (پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 78) اسی بات کو سورۂ مائدہ میں یوں بیان فرمایا: ﴿مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 6) مزید ایک مقام پر رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ (پارہ 6، سورۃ البقرۃ، آیت 256)

شریعت اسلامیہ میں کس قدر آسانیاں ہیں، اس کی ایک طویل فہرست ہے، یہاں صرف چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) شریعت مُوسَوِی کی طرح شریعت محمدیہ میں تمام احکام اکھٹے نازل نہیں ہوئے، بلکہ بتدریج حسبِ موقع حکم نازل ہوتا، اس تدریجی انداز میں احکامات کا آنا اسلام کے اصولِ تیسیر کی بڑی روشن دلیل ہے۔

(2) کپڑا ناپاک ہوجائے، تو اس کو کاٹ کر پھینکنا نہیں پڑتا، بلکہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔

(3) اگر کسی انسان سے قتل ہوجائے، تو قصاص کی جگہ دیت کی صورت موجود ہے، جیسا کہ قتل خطا میں، کیونکہ قاتل عمداً قتل نہیں کرتا، لہذا اُس کی جان بچائی گئی اور دیت مقرر کی گئی۔

(4) یونہی عبادات کے معاملے میں بہت سی آسانیاں ہیں، جیسے اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے، تو زمین پر بیٹھ کر پڑھ لے، اس کی بھی استطاعت نہ ہو، تو کرسی پر پڑھ لے، اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھ لے۔

(5) نماز کے لیے پوری روئے زمین کو مسجد قرار دیدیا یعنی کسی خاص جگہ جا کر ہی نماز پڑھنے کا حکم نہیں کہ اس کے علاوہ نماز نہ ہو بلکہ کسی بھی جگہ نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے۔

(6) طہارت کے لیے اتنی آسانی ہے کہ اگر وضو یا غسل کے لیے پانی میسر نہ ہو زمین پر ہاتھ پھیر کر چہرے اور بازوؤں پر پھیر لینے سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے جسے اسلام میں تیمم کہتے ہیں۔

(7) رات کو کھانا کھانے کی پوری زندگی، ہر رات کو اجازت ہے جبکہ دن کے اوقات کا بھی یہ معاملہ ہے کہ سال میں گیارہ مہینے دن میں کھانے، پینے کی اجازت دی گئی، صرف ایک رمضان کے مہینہ کے روزے لازم ہوئے کہ اس میں دن کے وقت کھانے، پینے، وغیرہ

کی ممانعت ہے اوراس کے علاوہ سحری وافطارمیں نیز رات میں کھانے، پینے، وغیرہ کی اجازت دی گئی۔ پھر اگر کوئی شخص واقعی قدرت نہ رکھتا ہو، تواس کو آئندہ جب آسانی ہو، رکھنے کی اجازت موجود ہے۔

(8) زکوٰۃ میں مال کا کوئی بہت بڑا حصہ مثلاً چوتھا حصّہ فرض ہونے کی بجائے، صرف اڑھائی فیصد لازم ہے جو چالیسواں حصہ بنتا ہے اور وہ زکوٰۃ بھی اپنے مسلمان بھائیوں کو دی جائے گی جس سے ان کی زندگیاں آسان ہوجائیں پھر دیگر افراد میں بھی چند شرطوں کے ساتھ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دینا افضل قرار دیا گیا۔

(9) اضطراری حالات میں دین اسلام بہت سی وُسعتیں دیتا ہے، جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بہت سی ممنوعہ اشیاء کو بقدرِ ضرورت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے حتیٰ کہ حرام گوشت کھانے اور شراب پینے تک کی رخصت ہوتی ہے۔

سینکڑوں آسانیوں میں سے یہاں صرف چند مثالیں بیان کی گئی ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حقیقت میں طاقت و ہمت کے اعتبار سے اسلامی احکام بہت آسان ہیں، اگرچہ بعض احکام دیگر بعض کی بنسبت مشکل ہوتے ہیں، لیکن ایسے مشکل نہیں ہوتے کہ ناقابلِ برداشت ہوجائیں اور دنیا کے اکثر کاموں میں حقیقت حال یہی ہے کہ ہر کام کے لیے کچھ نہ کچھ ہمت، کوشش اور مشقت تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ اب رہا یہ کہ یہ کچھ نہ کچھ کوشش بھی بہت مشکل ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ آخر یہ مشقت دین کے معاملے میں ہی کیوں یاد آتی اور محسوس ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ مشقت کا سامنا زندگی کے اکثر و بیشتر ضروری کاموں میں کرنا پڑتا ہے۔

دینی احکام کے مقابلے میں دنیوی مشقتیں، ایک جائزہ:

اگر غور کیا جائے، تو ہم زندگی میں ایسے کتنے ہی کام کر رہے ہوتے ہیں جو عبادات کے مقابلے میں بہت مشکل ہوتے ہیں، مگر اس کے باوجود ہم انہیں دل وجان سے کر رہے ہوتے ہیں، جبکہ اس کے مقابلے میں دینی کام اتنے مشکل نہیں ہوتے۔ درحقیقت دینی احکام پر عمل مشکل لگنے کی اصل وجہ لگن اور شوق کا نہ ہونا ہے، کیونکہ جس چیز کا شوق ہوتا ہے انسان اس کو اتنی ہی لگن اور محنت سے کرلیتا ہے، جیسے اچھا لباس، اچھی سواری، اچھی رہائش اور پُرتعیش زندگی کے حصول کی لگن عموماً ہر کسی کو ہوتی ہے، تو اس کے لیے ساری مشقتیں بھی برداشت کی جارہی ہوتی ہیں، جبکہ آخرت کی ابدی زندگی، جنت کی اعلیٰ نعمتیں اور رضائے الٰہی کے حصول کی لگن عموماً دلوں میں اتنی راسخ نہیں ہے، اس لیے دین پر عمل کی تھوڑی سی مشقت بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے، حالانکہ جنت کی دائمی نعمتیں اور دیدارِ الٰہی وہ عظیم سعادتیں ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **دین پر عمل کرنا مشکل نہیں، بس پست ہمتی اور شوق و لگن کا فقدان یا کمی اسے مشکل بنادیتی ہیں۔**

آئیے! اب ذرا ان مشکل ترین معاملات پر ایک نظر ڈالیں جو روزمرہ کی زندگی میں کیے جارہے ہوتے ہیں:

(1) **بچپن سے بچے کو اسکول بھیج دیا جاتا ہے**، وہاں پانچ سے چھ گھنٹے پڑھائی کرتا ہے، پھر ٹیوشن پڑھتا ہے، سبق یاد کرتا ہے، یہ تین، چار سال سے شروع ہونے والا سلسلہ پندرہ سے بیس تک چلتا رہتا ہے، پھر کسی خاص شعبے میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے دن رات

کی محنتیں، مشقتیں اور فیسوں کی مد میں خطیر رقوم خرچ کی جاتی ہیں، یہ سلسلہ یہیں نہیں رکتا، پھر اس کے بعد امتحانات کی مشقت کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہے، توکیا یہ ساری مشقت دین پر عمل اور وضو اور نماز کی مشقت سے کم ہے؟؟؟ نہیں نہیں، بہت زیادہ ہے۔

(2) پھر تعلیم مکمل ہونے کے بعد نوکری کے لیے در بدر کی ٹھوکریں، جگہ جگہ جا کر انٹرویوز، اس کی تیاریوں کے لیے بھاگ دوڑ، محنت مشقت الگ، پھر اگر قسمت سے انٹرویو پاس ہو جائے اور نمایاں افراد میں نام آنے کے بعد حلال طریقے سے نوکری مل ہی جائے (جو اس دور میں بہت مشکل ہے)، دفتر کی پابندیاں، فلاں لباس پہن کر آئیں، اس وقت پر دفتر میں پہنچنا ضروری، وقت ختم ہونے کے بعد بھی فلاں کام کرنے سے پہلے نکل نہیں سکتے اور اس دوران بھی پوری محنت و لگن سے کام کرنا پڑے گا، پھر جا کر تنخواہ ملے گی، ورنہ رزلٹ نہ ملنے کی صورت میں کام سے بھی چھٹی۔ غور کا مقام ہے! کہاں دین کی مختصر عبادتیں جن کے لیے تھوڑی سی مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور کہاں یہ نوکری، چاکری کے لیے زمانے بھر کی مشقتیں، ذلت و رسوایاں؟

(3) یونہی کاروبار کے لیے محنت، مشقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، کاروبار شروع کرنے سے لے کر اس کو پروان چڑھانے تک مشقت ہی مشقت، دن رات کی بھاگ دوڑ کے بعد کچھ ثمر ملتا ہے، ورنہ بعض اوقات سارا سرمایہ ہی ختم اور کاروبار ڈوب جاتا ہے۔ نفع ملنا شروع ہو بھی جائے تو لوگوں کی نظروں، حاسدین، چوروں، ڈاکوؤں کے خطرات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شادی کو دیکھ لیا جائے، شادی ہونے کے بعد نہ ختم ہونے والی مشکلات کا نیا دروازہ کھل جاتا ہے، شادی کے بعد اولاد نہ ہو، تو لوگوں کے طعنے نہیں جینے دیتے، اولاد ہو جائے، تو اس کی بچپن کی بیماری، پریشانی، پھر تعلیم و تربیت دن، رات، ایک کر کے اولاد کی پرورش کرنی پڑتی ہے، اسی طرح ہم اپنی روزہ مرہ کی زندگی میں بے شمار مثالیں تلاش کر سکتے ہیں، جن کے لیے مشقت ہی مشقت ہوتی ہے، کیونکہ یہ تمام مشکلات زندگی کا حصہ ہیں، بغیر محنت و مشقت کے دنیا کا نظام چل ہی نہیں سکتا، لیکن دین کو مشقت سمجھنے والے دنیوی زندگی کے تھوڑے سے مزے کے لیے یہ ساری مشکلات برداشت کرتے ہیں۔

کیا وضو اور نماز کی مشقت غیر مسلم کو قبول اسلام سے روکتی ہے؟

اب اُس بات کی طرف آئیے جو سوال میں ذکر کی گئی کہ نماز پڑھنا، وضو کرنا بہت مشکل کام ہے اور غیر مسلم اس بات کو دیکھ کر اسلام قبول نہیں کرتے، تو اس حوالے سے عرض ہے کہ اولاً تو دنیا جہاں کی جو مشقتوں اور مصیبتوں کا ایک جائزہ لیا گیا ہے، کیا اس کے مقابلے میں وضو اور نماز کی مشقت کا موازنہ (Comparison) کیا جا سکتا ہے؟ کہاں صرف ڈیڑھ سے دو گھنٹے کی دن بھر کی پانچ نمازیں اور کہاں دنیوی با مشقت کاموں کے دس دس، بارہ بارہ گھنٹے؟ پھر اگر اس میں کچھ مشقت ہونے کو مان بھی لیا جائے، تو زمانے بھر کی دوسری مشقتیں انسان کو تھکا دیتی ہیں، جب کہ یہ وضو اور نماز کے لیے کی گئی کوشش تو راحت و آرام، سکون اور چین دلاتی ہے، آپ وضو سے لے کر نماز کے سلام پھیرنے تک کے معاملات کا جائزہ لیجیے اس میں کونسا عمل ہے جو انسانی زندگی کے لیے مفید تر نہیں، استنجاء کا اسلامی طریقہ نفاست اور صفائی و ستھرائی کا بہترین اور شاندار انداز ہے، جو دیگر میں نہیں۔ وضو کے طبی اور سائنسی (Scientific) فوائد پر کتب موجود ہیں، بلکہ بعض غیر مسلموں کے صرف اسلامی وضو کے طریقہ کار کو دیکھ کر اور اس میں پوشیدہ

انسانی جسم کے فوائد کو جان کر اسلام قبول کرنے کے واقعات موجود ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق مسلمانوں کے وضو کا عمل وہ خوبصورت عمل ہے جس سے بہت سی بیماری ختم ہوتی ہیں، جیسا کہ مایوسی، ذہنی دباؤ (Depression) سے بچنے اور اس کو ختم کرنے کے متعلق جرمنی میں منعقدہ ایک سیمنار میں ایک ڈاکٹر نے انکشاف کیا کہ اس نے کچھ لوگوں پر تجریہ کیا، دن میں پانچ مرتبہ چہرہ دھونے والے مریضوں میں مایوسی اور ڈپریشن میں نمایاں کمی پائی گئی اور جن کے چہرے کے ساتھ ساتھ ہاتھ، پاؤں بھی دھلوائے ان میں مزید اس سے بھی بہتر کمی آئی۔ (تفصیل کے لیے دعوت اسلامی کا جاری کردہ رسالہ "وضو اور سائنس" کا مطالعہ کرلیا جائے)

پھر نماز ایک ڈسپلن ہے، صف بندی سے لے کر ہاتھ اٹھانے، باندھنے اور رکوع میں جھکنے پھر سجدے میں جانے، حتی کہ سلام پھیرنے کے انداز میں بے شمار طبی وجسمانی اور سائنسی فوائد ہی فوائد ہیں۔ ایک نماز باجماعت کو ہی لے لیجیے! نماز باجماعت یہ درس دیتی ہے کہ معاشرت میں انتشار کا خاتمہ کر کے اتفاق واتحاد کا ماحول پیدا کیا جائے، کیونکہ نماز میں رنگ ونسل، ذات پات، زبان، قومیت سب کے فرق پس پشت ڈال کر تمام مسلمان ایک صف میں کھڑے ہوجاتے ہیں، نہ امیر، غریب کا فرق ہے اور نہ ہی افسر اور ملازم کا فرق۔ یہاں سب برابر ہیں، ڈاکٹر اقبال نے اس کی خوب عکس بندی کی!

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

یہ صرف نماز باجماعت کے فوائد کی ایک جھلک ہے، پوری نماز کے ہر ہر رکن کی تفصیل میں جائیں، تو اسلامی تعلیمات کا روشن چہرہ واضح ہوجاتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net